Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ — بروز بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۸/۳۳	۱۹ ار شوال ۱۳۹۹ھ ۔ ۱۲ ار تبوک ۱۳۵۸ہش ۔ ۱۲ ار ستمبر ۱۹۷۹ء	نمبر ۲۰۶

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۔ ۱۲ ار تبوک (ستمبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

فلو کی وجہ سے کمزوری تاحال باقی ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت گزشتہ چند دنوں سے بہت ناساز ہے بے کلی کی کیفیت ہے اور کمزوری کی وجہ سے بستر سے نہیں اٹھ سکیں۔

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

میرے والد محترم رستم علی صاحب کچھ عرصہ سے بندشِ پیشاب کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ علاج ہو رہا ہے اور اب خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے افاقہ ہے مگر پوری تکلیف ابھی تک رفع نہیں ہوئی۔ احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ میرے والد محترم کو کامل عاجل شفایابی عطا فرمائے۔ آمین۔

حیدر علی ظفر مربی سلسلہ لاہور
نزیل کنری سندھ

میرے بیٹے عزیزم عبدالرزاق خان سلمہ اللہ تعالیٰ کو ایک حادثہ میں شدید چوٹیں آئی ہیں احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

(عبدالرزاق خان ۔ کراچی)

ملاقات کے سلسلہ میں ضروری اطلاع

احبابِ جماعت کی اطلاع کیلئے تحریر ہے کہ بعض مصروفیات کی بناء پر ۲۰ ستمبر ۱۹۷۹ء کے بعد (تا اطلاع ثانی) حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقاتیں بند رہیں گی۔

پرائیویٹ سیکرٹری
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

نرا دعوئ بیعت ہیچ ہے کچھ چیز نہیں بیعت کے بعد خود پر موت وارد کرنا ضروری ہے

بیعت کا دعویٰ کرنے والے کو ٹٹولنا چاہیئے کہ میں مغز ہوں یا چھلکا

ارشادِ باری تعالیٰ

لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِہِمْ فَاَنْزَلَ السَّکِیْنَۃَ عَلَیْہِمْ وَاَثَابَہُمْ فَتْحًا قَرِیْبًا ۔ (الفتح ۱۹)

ترجمہ:۔ اللہ مومنوں سے اس وقت بالکل خوش ہو گیا جب وہ درخت کے نیچے تیری بیعت کر رہے تھے اور اس ایمان کو جو ان کے دلوں میں تھا خوب جان لیا سو اس کے نتیجہ میں اس نے ان کے دلوں پر سکینت نازل کی اور ان کو ایک قریب میں آنے والی فتح بخشی۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۔ اَیْ عَبَّاسُ نَادِ اَصْحَابَ السَّمُرَۃِ قَالَ الْعَبَّاسُ وَکَانَ رَجُلًا صَیِّتًا فَقُلْتُ بِاَعْلٰی صَوْتِیْ اَیْنَ اَصْحَابُ السَّمُرَۃِ ۔ فَوَاللّٰہِ لَکَاَنَّ عَطْفَتَہُمْ حِیْنَ سَمِعُوْا صَوْتِیْ عَطْفَۃُ الْبَقَرِ عَلٰی اَوْلَادِہَا فَقَالُوْا یَا لَبَّیْکَ یَا لَبَّیْکَ فَاقْتَتَلُوْا ہُمْ وَالْکُفَّارُ (مسلم کتاب الجہاد)

ترجمہ:۔ (یوم حنین پر جب تیروں کی یکدم بوچھاڑ سے مسلمانوں کے قدم اکھڑے اور وہ پیچھے کی طرف بھاگے اور آنحضورؐ اپنے خچر کو ایڑ لگاتے ہوئے کافروں کی طرف بڑھ رہے تھے) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عباس! کیکر والوں کو یعنی جنہوں نے درخت کے نیچے بیعتِ رضوان کی تھی ان کو بلاؤ۔ حضرت عباسؓ کی آواز بلند تھی چنانچہ وہ کہتے ہیں میں نے پوری آواز سے پکارا کہ بیعتِ رضوان کرنے والے کہاں ہیں؟ جب انہوں نے میری آواز سنی تو وہ یوں مڑے جس طرح گائے اپنے بچوں کی طرف مڑتی ہے اور لبیک لبیک کہتے ہوئے آنحضرتؐ کی طرف دوڑے اور کافروں کا مقابلہ کرنے لگے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"تم دیکھتے ہو کہ میں بیعت میں یہ اقرار لیتا ہوں کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ یہ اس لئے تا کہ میں دیکھوں کہ بیعت کنندہ اس پر کیا عمل کرتا ہے۔" (ملفوظات جلد دوم ص۶۷)

"اسی طرح جو بیعت اور ایمان کا دعویٰ کرتا ہے اس کو ٹٹولنا چاہیئے کہ کیا میں چھلکا ہی ہوں یا مغز؟ جب تک مغز پیدا نہ ہو ایمان، محبت، اطاعت، بیعت، اعتقاد، مریدی، اسلام کا مدعی سچا مدعی نہیں ہے۔ یاد رکھو کہ یہ سچی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور مغز کے سوا چھلکے کی کچھ بھی قیمت نہیں۔ خوب یاد رکھو کہ معلوم نہیں موت کس وقت آجاوے۔ لیکن یہ یقینی امر ہے کہ موت ضرور ہے۔ پس نرے دعوے پر ہرگز کفایت نہ کرو اور خوش نہ ہو جاؤ۔ وہ ہرگز ہرگز فائدہ رساں چیز نہیں۔ جب تک انسان اپنے آپ پر بہت موتیں وارد نہ کرے اور بہت سی تبدیلیوں اور انقلابات میں سے ہو کر نہ نکلے وہ انسانیت کے اصل مقصد کو نہیں پا سکتا۔" (ملفوظات جلد دوم ص۱۶۷)

روزنامہ
الفضل ربوہ
۱۹ر شوال ۱۳۹۹ھ
۱۲ر تبوک ۱۳۵۸ہش
۱۲ر ستمبر ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معجزانہ دعاؤں کے ذریعہ رونما ہونیوالا انقلابِ عظیم

قرآن مجید کی رو سے ہم اس امر پر تفصیل سے روشنی ڈال چکے ہیں کہ مامور من اللہ کے ذریعہ غلبۂ حق کی راہ جس شان سے ہموار ہوتی ہے اور بالآخر لوگوں میں جو عظیم روحانی انقلاب رونما ہوتا ہے اُس میں اُس مامور من اللہ کی اندھیری راتوں کی متضرعانہ دعاؤں کا بہت دخل ہوتا ہے۔ اس کی مقبول اور انقلاب انگیز دعاؤں کے نتیجہ میں پہلے اُس کے متبعین کی زندگیوں میں ایک انقلاب برپا ہوتا ہے۔ وہ ہمہ تن خدا کے ہو جاتے ہیں۔ اُن میں ایسا ذوق و شوق اور ولولۂ عشق پیدا ہوتا ہے کہ وہ غلبۂ حق کی خاطر ہر دکھ اور تکلیف اُٹھانے اور ہر قربانی پیش کرنے کے لئے ہر دم تیار رہتے ہیں اور اس طرح دوسروں کو حق کی طرف کھینچنے اور اُن کی زندگیوں میں بھی پاک تبدیلی لانے کا وسیلہ ٹھہرتے ہیں۔

چونکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے آپ کے آقا و مُطاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے بموجب اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی غرض سے مبعوث فرمایا تھا اس لئے آپ نے بھی اس اہم اور عظیم الشان کام کی انجام دہی کے لئے جملہ مامورینِ الٰہی کی طرح دعا کا ہتھیار ہی استعمال فرمایا اور اپنے متبعین کی زندگیوں میں پاک تبدیلی پیدا ہونے اور اسلام کے ساری دنیا میں غالب آنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور اس تسلسل سے دردانگیز دعائیں کیں کہ آپ کا سارا وقت دعاؤں میں ہی بسر ہوتا تھا۔ یہ آپ کی ہمہ وقت جاری رہنے والی ان دردانگیز دعاؤں ہی کا نتیجہ تھا کہ آپ کے اصحاب کی زندگیوں میں پاک تبدیلی آئی اور دنیا بھر میں غلبۂ اسلام کی راہ ہموار ہوئے بغیر نہ رہی۔ اور یہ آپ ہی کی ان انقلاب انگیز دعاؤں کا اثر ہے کہ اس زمانہ میں ہماری جماعت کو ساری دنیا میں اسلام کی تبلیغ کرنے کی غیر معمولی توفیق ملتی چلی آرہی ہے اور اسلام رفتہ رفتہ مشرق و مغرب میں بڑی شان سے غالب آرہا ہے۔

آپ نے کس درد و سوز، کس تضرع و اضطراب اور کس استقلال سے یہ دعائیں مانگیں اور پھر ان کی قبولیت کے بارہ میں آپ کو کیسا مستحکم اور کیسا غیر متزلزل یقین عطا کیا گیا تھا اس کا اندازہ اُن نصائح سے بآسانی لگایا جا سکتا ہے جو آپ نے قیام جماعت کے وقت اپنے اصحاب کو فرمائیں۔ آپ نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا:۔

"خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ محض اپنے فضل اور کرامت خاص سے اس عاجز کی دعاؤں اور اس ناچیز کی توجہ کو ان (یعنی حقیقی متبعین) کی پاک استعدادوں کے ظہور و بروز کا وسیلہ ٹھہراوے۔ اور اُس قدوس جلیل الذات نے مجھے جوش بخشا ہے تا میں ان طالبوں کی تربیتِ باطنی میں مصروف ہو جاؤں اور ان کی آلودگی کے ازالہ کے لئے رات دن کوشش کرتا رہوں اور ان کے لئے وہ نور مانگوں جس سے انسان نفس اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہو جاتا ہے اور بالطبع خدا تعالیٰ کی راہوں سے محبت کرنے لگتا ہے اور ان کے لئے وہ رُوحِ قدس طلب کروں جو ربوبیتِ تامہ اور عبودیتِ خالصہ کے جوڑ سے پیدا ہوتی ہے، اور رُوحِ خبیث کی تکفیر سے ان کی نجات چاہوں کہ جو نفسِ امارہ اور شیطان کے تعلق شدید سے جنم لیتی ہے۔ سو میں بتوفیقِ تعالیٰ کاہل اور سست نہیں رہوں گا، اور اپنے دوستوں کی اصلاح طلبی سے جنہوں نے اس سلسلہ میں داخل ہونا بصدقِ قدم اختیار کر لیا ہے غافل نہیں ہوں گا بلکہ ان کی زندگی کے لئے موت تک دریغ نہیں کروں گا اور ان کے لئے خدا تعالیٰ سے وہ روحانی طاقت چاہوں گا جس کا اثر برقی مادہ کی طرح ان کے تمام وجود میں دوڑ جائے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ان کے لئے جو داخلِ سلسلہ ہو کر صبر سے منتظر رہیں گے ایسا ہی ہوگا۔"

(اشتہار ۴ر مارچ ۱۸۸۹ء)

پھر آپ نے واضح فرمایا کہ یہی لوگ جو میری دعاؤں، توجہ، تربیت اور رات دن کی کوششوں کے نتیجہ میں ایک نئی زندگی سے ہمکنار ہوں گے ایک دنیا کو حق کی طرف کھینچ لانے کا موجب ہوں گے اور اسلام انہی تبدیلی یافتہ پاک نفس وجودوں کی مساعی جمیلہ اور قربانیوں کے نتیجہ میں کرۂ ارض پر غالب آئے گا۔ چنانچہ آپ نے اسی ضمن میں مزید فرمایا:۔

"خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے تا دنیا میں محبتِ الٰہی اور توبۂ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن و صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلاوے۔ سو یہ گروہ اُس کا ایک خالص گروہ ہوگا اور وہ انہیں آپ اپنی رُوح سے قوت دے گا اور انہیں گندی زیست سے صاف کرے گا اور ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا۔ وہ جیسا کہ اس نے اپنی پاک پیشگوئیوں میں وعدہ فرمایا ہے اس گروہ کو بہت بڑھائے گا اور ہزارہا صادقین کو اس میں داخل کرے گا۔ وہ خود اس کی آبپاشی کرے گا اور اس کو نشوونما دے گا یہاں تک کہ ان کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جائے گی اور وہ اُس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے دنیا کے چاروں طرف اپنی روشنی کو پھیلائیں گے اور اسلامی برکات کے لئے بطور نمونہ کے ٹھہریں گے۔ وہ اس سلسلہ کے کامل متبعین کو ہر ایک قسم کی برکت میں دوسرے سلسلہ والوں پر غلبہ دے گا اور ہمیشہ قیامت تک ان میں سے ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جن کو قبولیت اور نصرت دی جائے گی۔ اُس ربِّ جلیل نے یہی چاہا ہے، وہ قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے، ہر ایک طاقت اور قدرت اُسی کو ہے۔"

(اشتہار ۴ر مارچ ۱۸۸۹ء)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دعائیں قبول ہوئیں اور اپنے متبعین کی تربیتِ باطنی کے سلسلہ میں آپ کی توجہ اور رات دن کی کوششیں اس شان سے بارآور ثابت ہوئیں کہ آپ کے اصحاب کی زندگیوں میں ایک عظیم انقلاب رونما ہوا اور اس طرح دنیا میں حمایتِ اسلام کی ایک مستحکم بنیاد قائم ہوئی اور غلبۂ اسلام کی راہ ہموار ہوئے بغیر نہ رہی۔ دنیا والوں کے لئے یہ انقلابِ عظیم از حد حیرت و استعجاب کا موجب تھا۔ چنانچہ جب ۱۹۰۸ء میں حضور علیہ السلام کا وصال ہوا تو جناب شمس العلماء سید ممتاز علی صاحب مدیر رسالہ تہذیب نسواں نے اپنے تعزیتی نوٹ میں لکھا:۔

"مرزا صاحب مرحوم نہایت مقدس اور برگزیدہ بزرگ تھے اور نیکی کی ایسی قوت رکھتے تھے جو سخت سے سخت دل کو تسخیر کر لیتی تھی۔ وہ نہایت باخبر عالم، بلند ہمت مصلح اور پاک زندگی کا نمونہ تھے۔ ہم انہیں مذہباً مسیح موعود تو نہیں مانتے لیکن اُن کی ہدایت اور رہنمائی مُردہ روحوں کے لئے واقعی مسیحائی تھی۔"

(رسالہ تہذیب نسواں ۱۹۰۸ء۔ لاہور)

اسلام کی تائید و حمایت اور اس کے موعودہ غلبہ کے حق میں حضور علیہ السلام کے ذریعہ رونما ہونے والے اس انقلابِ عظیم کا اعتراف مولانا ابوالکلام آزاد نے رسالہ "وکیل" امرتسر میں جس کے وہ خود ایڈیٹر تھے ان الفاظ میں کیا:۔

"مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رحلت اس قابل نہیں کہ اس سے سبق حاصل نہ کیا جاوے۔ ایسے لوگ جن سے مذہبی یا عقلی دنیا میں انقلاب پیدا ہو ہمیشہ دنیا میں نہیں آتے۔ یہ نازشِ فرزندانِ تاریخ بہت کم منظرِ عالم پر آتے ہیں اور جب آتے ہیں تو دنیا میں ایک انقلاب پیدا کر کے دکھا جاتے ہیں۔"

(اخبار "وکیل" امرتسر۔ مئی ۱۹۰۸ء)

الغرض یہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقبول و انقلاب انگیز دعاؤں ہی کا ثمرہ ہے کہ ہمیں آپ کے متبعین کی حیثیت سے اسلام کو دنیا بھر میں پھیلانے اور غالب کرنے کی توفیق مل رہی ہے اور ساری دنیا میں ایک انقلابِ عظیم رونما ہونے کی راہ مسلسل ہموار ہو رہی ہے۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علم البحر قسط نمبر ۳

سمندر کب اور کیسے بنے؟

مکرم حبیب اللہ خان صاحب ایم ۔ ایس سی سابق پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ

زمین کے تین طبقات

زمین اپنی پیدائش کے وقت گھومتی ہوئی گیسوں کا ایک گولہ تھی جو نہایت درجہ گرم تھا۔ رفتہ رفتہ یہ گولا ٹھنڈا ہونے لگا۔ گیسیں مائع میں تبدیل ہونے لگیں۔ اور زمین نے پگھلے ہوئے مادے کا روپ دھار لیا۔ ابھی یہ مادہ انتہائی طور پر گرم تھا اور اس میں طوفان خیز ہیجان بپا تھا۔ کھولتی ہوئی چٹانیں عمودی رَوؤں کی شکل میں اوپر سے نیچے اور نیچے سے اوپر گردش کر رہی تھیں۔ اس گردش کا نتیجہ یہ ہوا کہ جو اجزاء بھاری تھے۔ مثلاً لوہا نکل وغیرہ وہ وسطی حصہ میں جمع ہونے لگا۔ جو نسبتاً کم بھاری تھے وہ وسطی حصے کے اطراف رہے اور جو وزن میں سب سے کم تھے اور زیادہ تر سلیکیٹ (silicate) وغیرہ پر مشتمل تھے۔ وہ بالکل کناروں پر جمع ہونے لگے۔ یہی وہ صورت ہے جو آج بھی قائم ہے۔

رفتہ رفتہ زمین کا بیرونی حصہ ٹھنڈا ہونے لگا۔ ایک نوبت پر وہ اس قدر ٹھنڈا ہو گیا کہ ٹھوس بن کر ایک عظیم براعظم کی شکل اختیار کر گیا۔ اور اس نے زمین کے ایک تہائی حصہ کو ڈھانپ لیا۔ اس ٹھوس تہہ کو ہم زمین کا قشر کہتے ہیں۔ زمین کا وسطی حصہ جہاں لوہے اور نکل جیسے بھاری اجزا جمع ہیں زمین کا قلب کہا جا سکتا ہے۔ قشر اور قلب کے درمیان جو تہہ ہے اسے ہم غلاف کے نام سے موسوم کر سکتے ہیں۔

زمین کا قلب اب بھی مائع حالت میں ہے۔ اور تقریباً اتنا ہی گرم ہے جتنا کہ آج سے تین ارب سال پہلے تھا۔ اس کی موٹائی مرکز تک تقریباً دو ہزار میل ہے اس قلب کے اطراف پگھلی ہوئی چٹانوں کی ایک تہہ ہے۔ جو شدید اندرونی دباؤ کی وجہ سے نرم پلاسٹک کی طرح نیم ٹھوس حالت میں ہے۔ اس کا درجہ حرارت ممکن ہے بیس ہزار فارن ہیٹ ہو یعنی تقریباً ۱۶۶۴۹ سنٹی گریڈ اس کی موٹائی اندازاً ۱۸۰۰ سے ۲۰۰۰ (دو ہزار) میل ہے۔

اس کے بعد بیرونی سخت خول یا قشر ہے جو مقابلۃً کم دبیز ہے اور ٹھوس سنگلاخ مادوں پر مشتمل ہے۔ باوجود ٹھوس ہونے کے اس کا اندرونی حصہ ابھی کافی گرم ہے۔ اس کا احساس ہمیں اس وقت ہوتا ہے۔ جب ہم کھدائی کے بعد کسی گڑھے یا کان میں اترنے لگتے ہیں۔ اندازہ ہے کہ ہر ستر فٹ کی گہرائی پر حرارت میں ایک درجہ کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ اگر ہم بیس پچیس میل زمین کے اندر اتر جائیں تو شائد وہاں درجہ حرارت ۲۵۰۰ فارن ہیٹ (یا ۱۳۷۱ سنٹی گریڈ) ہو۔ تاہم زمین کی بیرونی سطح پر ہم چلتے پھرتے ہیں۔ وہ نہایت پتلی اور ٹھنڈی ہے۔ یہ بھی ابتداءً سخت پتھر کی تھی۔ لیکن اب ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو گئی ہے۔ اور مٹی کی شکل اختیار کر گئی ہے۔

براعظموں کی پیدائش

زمین کا قشر بن جانے کے بعد اس کا درمیانی حصہ ابھی مائع حالت میں تھا۔ اور اس کی گردش کے لئے جگہ بہت محدود تھی۔ اس لئے بڑی رَوؤں کی بجائے اس میں نسبتاً چھوٹے چھوٹے چکر جاری تھے۔ یوں سمجھئے کہ بھنور سے پیدا ہو رہے تھے۔ اور بعض جگہ پگھلا ہوا مادہ اوپر نیچے گردش کر رہا تھا۔ ان چکروں میں اوپر ابھرنے والے مادہ کی قوت نے بالائی قشر کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ جو بالآخر مختلف براعظموں کی شکل اختیار کر گئے۔ ان ٹکڑوں یا براعظموں کے درمیان میں جو حصہ تھا وہ نیم ٹھوس مادہ سے بھرا ہوا تھا۔ سرد ہو جانے کے بعد اس مادہ کی بالائی تہہ سخت ہو کر سمندروں کا پیندا بن گئی۔ اس پیندے کی موٹائی تقریباً تین چار میل ہے۔ جبکہ براعظم ۲۰ میل سے ۳۰ میل موٹے ہیں۔ براعظم چونکہ نسبتاً ہلکی چٹانوں پر مشتمل ہیں۔ اس لئے وہ زمین کے درمیانی نرم حصے پر ایک لحاظ سے اس طرح تیر رہے ہیں جس طرح برف پانی پر تیرتی ہے۔ اس کا بیشتر حصہ برف کے تودوں کی طرح نرم حصہ کے اندر دھنسا ہوا ہے۔ لیکن سمندر کا پیندا چونکہ زیادہ بھاری اور سخت چٹانی مادے سے بنا ہوا ہے۔ اس لئے وہ بہت نیچے کی سطح پر تیر رہا ہے۔ پیندے کی سطح براعظموں کی اوسط سطح سے تیرہ ہزار فٹ نیچے ہے۔

غرض یہ براعظم جن پر ہم رہتے ہیں دراصل پگھلے ہوئے چٹانی مادے کے ایک سمندر پر تیر رہے ہیں۔ اور ان کا بیشتر حصہ اس سمندر میں ڈوبا ہوا ہے۔ چونکہ یہ پگھلا ہوا مادہ بھی نیم ٹھوس حالت میں ہے۔ اس لئے براعظم اس میں پھنس کر رہ گئے ہیں۔ اور اپنی موجودہ جگہ کو زیادہ تبدیل نہیں کر سکتے۔ ممکن ہے کسی وقت غیر معمولی دباؤ کے تحت ان کی جگہ میں تبدیلی ہو۔ لیکن سائنسدانوں کا اندازہ ہے۔ کہ یہ تبدیلی دس لاکھ سال میں تین میل سے زیادہ نہیں ہوگی۔

سمندروں کا ظہور

جس وقت زمین نئی نئی بنی، وہ نہایت درجہ گرم تھی۔ اور اس میں سخت تلاطم کی کیفیت پائی جاتی تھی اور جس قدر گیسی حصے اس میں موجود تھے۔ وہ ہلکے ہونے کے باعث ایک غلاف کی صورت میں اس کی تپتی ہوئی سطح کو ڈھانکے ہوئے تھے۔ ان حالات میں ہمارے سمندروں کے لئے موقعہ ہی نہ تھا کہ وہ نمودار ہو سکتے۔

جب وہ ذرا ٹھنڈی ہونے لگی۔ تو وہ بادلوں اور دھندلکوں کے دبیز پردوں میں لپٹی ہوئی تھی۔ انہی بادلوں میں وہ پانی موجود تھا جو بعد میں سمندر بنا۔ یہ بادل اس قدر دبیز تھے کہ سورج کی شعاعیں ان میں سے گزر نہیں سکتی تھیں۔ اس لئے اس وقت کی زمینی دنیا میں تاریکی ہی تاریکی تھی۔ ایک لمبے عرصہ تک زمین اس قدر گرم رہی کہ کوئی نمی پانی کی صورت اختیار نہیں کر سکتی تھی۔ اگر کرتی بھی تو پھر دخانات بن کر اڑ جاتی۔ لیکن جب اس کا قشر کافی حد تک ٹھنڈا ہو گیا تو پھر بارشوں کا آغاز ہوا اور زمین پر برسنے لگا۔ جس قسم کی بارش اس وقت ہوئی اس کا تصور بھی ہم آج نہیں کر سکتے۔ جب اس کا سلسلہ ایک دفعہ شروع ہوا تو پھر چلتا چلا گیا۔ ایک دو دن نہیں۔ ہفتوں اور مہینوں نہیں سالہا سال بلکہ صدیوں تک جاری رہا۔ یہ سب پانی ان گڑھوں اور نشیبوں میں جمع ہونے لگا۔ جو براعظموں کے درمیان پائے جاتے تھے۔ جو پانی خشکی پر گرا وہ بھی بہہ کر ان گڑھوں میں چلا گیا۔ اور سمندروں کی صورت میں ایک جگہ جمع ہو گیا۔

خشکی اور تری کی جو صورت اس وقت پائی جاتی ہے۔ وہ ابتداء میں نہ تھی۔ زمین کو بنتے ہوئے تقریباً ڈھائی تین ارب سال گزر چکے ہیں۔ اس دوران بڑے عظیم تغیرات رونما ہوتے رہے۔ شروع شروع میں براعظموں کی سطح زیادہ اونچی نہ تھی۔ زمین نسبتاً ہموار تھی۔ اور پہاڑوں کا وجود نہ تھا اس لئے بارش کا پانی آہستہ آہستہ بہہ بہہ کر سمندر میں گیا۔ جوں جوں یہ پانی سمندروں میں جمع ہوتا گیا۔ سمندر کے پیندے پر پانی کا بوجھ بڑھنے لگا۔ یہ پیندا ابھی تک بالکل سخت نہیں ہوا تھا بلکہ پلاسٹک کی طرح نرم تھا۔ اس لئے اس بوجھ کا یہ نتیجہ نکلا۔ کہ وہ خود تو نیچے دبتا اور خشکی زیادہ ابھرنے لگی۔

اس کے علاوہ زمین کی اندرونی حرارت کی وجہ سے کئی دفعہ قشر میں شدید جھٹکوں کی وجہ سے شگاف پڑے۔ اور کھولتا ہوا مادہ لاوا کی شکل میں باہر جمع ہو گیا۔ ان جھٹکوں نے زمین کو زیادہ ناہموار کیا اور اس میں بڑے بڑے نشیب و فراز پیدا کئے۔ کئی دفعہ سمندر کا پانی جوش کھا کر خشکی پر چڑھا۔ اور واپس لوٹا۔ زمین کا شائد ہی کوئی حصہ ایسا ہو گا۔ جہاں کبھی نہ کبھی وقت سمندر کا پانی نہ پہنچا ہو۔ حتیٰ کہ ہمالیہ پہاڑ کی بعض بلندیوں پر بھی چونے کے پتھر کے ایسے نمونے دیکھے گئے ہیں جو بحری جانوروں کے خول سے پیدا ہوتے ہیں۔ نمک کے پہاڑ آج تک اس امر کے شاہد ہیں۔ کہ وہ جگہیں کسی زمانہ میں سمندر کی آماجگاہ تھیں۔

سمندروں میں پانی کیوں ہے؟ اس کو سمجھنے کے لئے یہ بات بھی ذہن نشین کرنی ضروری ہے کہ زمین میں محض نشیبی حصے ہونے کے باعث سمندر نہیں بن گئے نشیب و فراز تو چاند میں بھی موجود ہیں۔ لیکن وہاں پانی کا ایک قطرہ موجود نہیں۔ دراصل زمین پر پانی کی موجودگی کے دو اہم اسباب ہیں پہلی بات تو یہ ہے کہ زمین کی تجاذبی قوت بڑی زبردست ہے وہ تمام چیزوں کو خواہ وہ ٹھوس ہوں یا مائع یا گیس اپنے مرکز کی طرف کھینچے رکھتی ہے۔ اس سے صرف وہی چیز نکل کر باہر جا سکتی ہے جس کی حرکت سات میل فی ثانیہ یعنی ۲۵ ہزار میل فی گھنٹہ سے زیادہ ہو۔ یہ زمین کی قراری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رفتار (ESCAPE VELOCITY) کہلاتی ہے۔ پانی کے درجۂ کھولاؤ پر اس کے گیسی سالموں (molecules) کی اوسط رفتار ڈیڑھ ہزار میل فی گھنٹہ سے زیادہ نہیں ہوتی۔ اس سے زیادہ بلند تپش پر بھی اس امر کا کوئی امکان نہیں کہ کسی وقت ان کی رفتار ساڑھے سترہ گنا بڑھ جائے۔ اور وہ زمین کی فراری رفتار سے متجاوز ہو کر اس سے باہر نکل جائیں۔

چاند کا معاملہ زمین سے بالکل جدا ہے اس کی تجاذبی قوت بالکل کمزور ہے۔ اس لئے اگر وہاں کسی متحرک چیز کی رفتار پانچ ہزار میل فی گھنٹہ سے (جو اس کی فراری رفتار ہے) بڑھ جائے تو وہ باہر نکل جائے گی۔ ۱۰۰ درجہ سنٹی گریڈ پانی کا درجۂ کھولاؤ) پر پانی کے ساٹھ ہزار سالموں میں سے کم از کم ایک سالمہ کی رفتار ۵ ہزار میل فی گھنٹہ سے زیادہ ہوتی ہے۔ اگر درجۂ حرارت بڑھ جائے تو ایک سے زیادہ سالمے فراری رفتار پیدا کر لیتے ہیں۔ چاند کے وہ حصے جو سورج کے بالمقابل ہوتے ہیں (یعنی دھوپ ہوتی ہے) ان کا درجۂ حرارت تو اکثر بہت بلند ہوتا ہے۔ درجۂ حرارت کی بلندی اور تجاذبی قوت کی کمی یہ دو ایسی چیزیں ہیں۔ جن کے باعث چاند اپنی تمام گیسوں کو کبھی کا کھو چکا ہے۔ اس لئے وہاں نہ پانی ہے۔ نہ ہوا۔

دوسری چیز جو سمندروں میں پانی کو اپنی موجودہ شکل میں قائم رکھے ہوئے ہے یہ ہے کہ زمین پر درجۂ حرارت اور ہوا کے دباؤ کا باہمی تعلق اس قسم کا ہے کہ پانی مائع حالت میں رہتا ہے۔ ایسا بھی ہو سکتا تھا کہ ہمارا کرۂ ہوائی اس قدر گرم ہوتا کہ تمام پانی بخارات کی شکل میں ہی رہتا۔ اس کے لئے کم از کم درجۂ حرارت ۳۷۴ درجہ سنٹی گریڈ اور ہوا کا دباؤ ۵۵۰۰ پونڈ فی مربع انچ ہونا چاہیئے تھا۔ اس کے برعکس اگر سطح سمندر پر زمین کا درجۂ حرارت صفر سے زیادہ نہ ہوتا تو سارا سمندر منجمد رہتا۔ چونکہ یہ دونوں صورتیں موجود نہیں اس لئے سمندروں میں پانی اپنی موجودہ شکل میں موجود ہے۔ قرآن کریم نے کیسا صحیح فرمایا ہے۔

ذَالِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ

خدا تعالیٰ نے کمال حکمت سے زمین کو ایسا بنایا ہے کہ جاندار اس پر زندہ رہ سکتے ہیں جن تغیرات کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ وہ کب وقوع پذیر ہوئے اور سمندر کب معرض وجود میں آئے۔ اس بارے میں پورے یقین سے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ سائنسدانوں کے اندازوں میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ تاہم بیشتر ماہرین اس امر پر متفق ہیں کہ زمین کی عمر قریباً ۴٫۵ ارب سال ہے۔ سمندروں کی عمر بہر حال اس سے کم ہے۔ گمان غالب یہ ہے کہ سمندروں کا ظہور اب سے دو ارب سال پہلے ہوا۔

دعائے مغفرت

جماعت احمدیہ فیروز والہ کے ایک مخلص دوست مکرم چوہدری حسین علی صاحب ۹/۴/۷۹ صبح چار بجکر دس منٹ پر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ وفات کے وقت مرحوم کی عمر ۶۵ سال کے لگ بھگ تھی اور صحت بھی اچھی تھی۔ لیکن ۲۲/۸/۷۹ کو ان پر فالج کا حملہ ہوا۔ جس کی وجہ سے وہ بالآخر اپنے عزیزوں کو داغ جدائی دے گئے۔

مرحوم کی نماز جنازہ ۹/۴/۷۹ کو چار بجکر ۳۰ منٹ پر خاکسار نے پڑھائی۔ جس میں احمدی احباب کے علاوہ ۲۰۰ کے لگ بھگ غیر از جماعت احباب بھی تھے۔ جس سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ مرحوم کا اثر و رسوخ غیر از جماعت احباب میں بھی اچھا خاصا تھا۔ مرحوم احمدیت کے لئے والہانہ محبت اور غیرت رکھتے تھے۔ ان کو اپنے بچوں کی تربیت کا خاص احساس تھا سلسلہ کی کتابوں سے بہت محبت تھی۔ خلیفۂ وقت مرکزی نمائندگان مربیان سلسلہ اور دوسرے کارکنوں کا احترام کرتے تھے۔ مخیر انسان تھے اور خدمت خلق کے کاموں میں خرچ کرنے سے کبھی نہ گھبراتے تھے۔ مشکلات و مصائب کے باوجود اولوالعزمی اور بلند ہمتی ان کا شعار تھا۔

مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ ۵ بیٹے اور چار بچیاں چھوڑی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔ اور ان کے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے آمین۔

فضل احمد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ
فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ

قرآن کریم معجزہ اور بے مثل ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:-

"یاد رہے کہ دنیا میں صرف قرآن شریف ہی ایک ایسی کتاب ہے جس کی طرف سے معجزہ ہونے کا دعوے پیش ہوا اور بڑے زور سے یہ دعوے کیا گیا کہ اس کی خبریں اور اس کے قصے سب غیب گوئی ہے۔ اور آئندہ کی خبریں بھی قیامت تک اس میں درج ہیں اور وہ اپنی فصاحت و بلاغت کی رُو سے بھی معجزہ ہے۔ پس عیسائیوں کے لئے اس وقت یہ بات نہایت سہل تھی کہ وہ بعض قصے نکال کر پیش کرتے کہ ان کتابوں سے قرآن شریف نے چوری کی ہے۔ اس صورت میں اسلام کا تمام کاروبار سرد ہو جاتا۔ مگر اب تو بعد از مرگ واویلا ہے عقل ہرگز ہرگز قبول نہیں کر سکتی کہ اگر عرب کے عیسائیوں کے پاس درحقیقت ایسی کتابیں موجود تھیں جن کی نسبت گمان ہو سکتا تھا کہ ان کتابوں سے قرآن شریف نے قصے لئے ہیں۔ خواہ وہ کتابیں اصلی تھیں یا فرضی تھیں تو عیسائی اس پردہ دری سے چپ رہتے۔ پس بلاشبہ قرآن شریف کا سارا مضمون وحی الٰہی سے ہے۔ اور وہ وحی ایسا عظیم الشان معجزہ تھا۔ کہ اس کی نظیر کوئی شخص پیش نہ کر سکا۔ اور سوچنے کا مقام ہے کہ جو شخص دوسری کتابوں کا چور ہو اور خود مضمون بناوے اور جانتا ہو کہ فلاں کتاب سے میں نے یہ مضمون لیا ہے۔ اور غیب کی باتیں نہیں ہیں اس کو کب جرأت اور حوصلہ ہو سکتا ہے کہ تمام جہان کو مقابلہ کے لئے بلاوے اور پھر کوئی بھی مقابلہ نہ کرے اور کوئی اس کی پردہ دری پر قادر نہ ہو۔" (چشمۂ مسیحی ص ۹۰)

"قرآن شریف نے تو اپنی نسبت معجزہ اور بے مثل ہونے کا دعوے کر کے اپنی بریت اس طرح ثابت کر دی کہ بلند آواز سے کہہ دیا کہ اگر کوئی اس کو انسانی کلام سمجھتا ہے تو وہ جواب دے۔ لیکن تمام مخالف خاموش رہے۔ مگر انجیل کو تو اسی زمانہ میں یہودیوں نے مسروقہ قرار دیا تھا۔ اور نہ انجیل نے دعوے کیا کہ انسان ایسی انجیل بنانے پر قادر نہیں۔ پس مسروقہ ہونے کے شکوک انجیل پر عائد ہو سکتے ہیں نہ قرآن شریف پر کیونکہ قرآن کا تو دعوے ہے کہ انسان ایسا قرآن بنانے پر قادر نہیں۔ اور تمام مخالفین نے چپ رہ کر اس دعوے کا سچا ہونا ثابت کر دیا۔"

(چشمۂ مسیحی حاشیہ ص ۹۰)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

آج سے ۳۲ سال پہلے : ۱۲؍ستمبر ۱۹۴۷ء

مشرقی پنجاب میں اسلامی پرچم لہرانے کے لئے حضرت مصلح موعودؓ کا مجاہدانہ عزم

تقسیم برصغیر کے خوفناک فسادات میں پرچم اسلام کی سربلندی کی تڑپ

۱۹۴۷ء کے اگست ستمبر اور اکتوبر میں مشرقی پنجاب کے مسلمانوں پر تقسیم ہند و پاک کے وقت جو افتاد پڑی اس کی لرزہ خیزی کے پیش نظر کسی شخص کے حواس ٹھکانے نہ تھے۔ ہندوؤں اور سکھوں کی جارحانہ کارروائیوں کو دیکھ کر نظر یہ آتا تھا کہ مشرقی پنجاب میں کوئی ایک بھی کلمہ گو اور اسلام کا نام لیوا زندہ باقی رہ جائے گا؟ مگر اس قیامت خیز صورتِ حال میں بھی ایک دل ایسا تھا جو کہ اسلام کی سربلندی کے لئے تڑپ رہا تھا۔ یہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا مبارک دل تھا جن کی غیرت یہ گوارا نہیں کرتی تھی کہ اتنا بڑا علاقہ جہاں پر مسلمانوں کا پرچم ایک عرصہ تک شان و شوکت سے لہراتا رہا تھا وہ اسلام کے نام لیواؤں سے یکسر خالی ہو جائے۔ حضور نے اس علاقے کے مسلمانوں اور خصوصاً احمدیوں کو اس وقت میں بھی ایک راہ عمل سوجھائی جو حضور کے بےمثال جذبۂ اسلام اور ایمان کی آئینہ دار تھی۔ حضور نے ۱۲؍ستمبر ۱۹۴۷ء کے خطبہ جمعہ میں مشرقی پنجاب سے آنے والے احمدیوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"میں ان لوگوں کو جو مشرقی پنجاب سے آئے ہیں کہتا ہوں کہ تم اپنے اپنے مقامات میں واپس جانے کی کوشش کرو اگر دور دور کے گاؤں میں نہیں جا سکتے تو تم لاہور، سیالکوٹ اور قصور کے پاس پاس چلے جاؤ۔ فیروز پور کے اردگرد رہو یا تم اجنالہ میں رہو یا بٹالہ یا گورداسپور میں رہو۔ یہ تحصیلیں ایسی ہیں جو پاکستان سے لگتی ہیں۔ دو گھنٹے میں انسان ادھر جا سکتا ہے اور دو گھنٹوں میں انسان اُدھر جا سکتا ہے۔ اگر ۴۰ لاکھ مسلمان مشرقی پنجاب سے نکل آیا تو یاد رکھو کہ چار کروڑ مسلمان جو یوپی، بمبئی اور مدراس میں رہتا ہے وہ سب کا سب مارا جائے گا اور سارا گناہ ان مسلمانوں پر ہوگا جو مشرقی پنجاب سے بھاگ رہے ہیں۔ تم دس دس میل سے بھاگ رہے ہو اور پاکستان میں آ رہے ہو تو ان کے اور پاکستان کے درمیان تو تین چار سو میل کا فاصلہ ہے وہ کس طرح آئیں گے وہ یقیناً اسی جگہ مارے جائیں گے۔ لیکن اگر ان کو تسلی ہوتی کہ مسلمان بھگوڑے نہیں تو ان کے اندر بھی جرأت پیدا ہو جائے گی اور وہ بھی اپنے اپنے مقام پر کھڑے رہیں گے۔ ورنہ یاد رکھو جتنا ثواب حضرت معین الدین صاحب چشتی رح، حضرت نظام الدین صاحب اولیاء رح اور حضرت فرید الدین صاحب شکر گنج رح والوں کو ہندوستان کو مسلمان بنانے کا ملا اس سے کہیں بڑھ کر عذاب تم کو ہندوستان سے اسلام ختم کرنے کی وجہ سے ملے گا۔ پس مشرقی پنجاب میں تم پھر جاؤ بےشک اپنی عورتوں اور بچوں کو ادھر چھوڑ جاؤ لیکن اگر تم نے اس ملک کو خالی کیا تو اسلام کا نام و نشان تک اس میں سے مٹ جائے گا اور پھر نہ معلوم سینکڑوں سال بعد یا کب اسلام کی دوبارہ ترقی کیلئے اللہ کی طرف سے نئی رَو پیدا ہو۔ یہ چیزیں بےشک ابتلاء والی ہیں مگر تمہیں یہ بھی تو سوچنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ نے پہلے سے ہمیں ان باتوں کی خبر دی ہوئی ہے۔ اگر اس کی منذر خبریں تمہارے دلوں کو پریشان کرتی ہیں اور مسلمانوں کا تنزّل تم کو غمگین بناتا ہے تو کیا اس کی بشارتیں تمہارے دلوں میں ایمان پیدا نہیں کرتیں اور کیا تم یقین نہیں رکھتے کہ جس خدا کی وہ باتیں پوری ہو گئیں جو مسلمانوں کے تنزّل کے ساتھ تعلق رکھتی تھیں اس خدا کی وہ باتیں بھی ضرور پوری ہو کر رہیں گی جو اسلام کی ترقی کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں"

(الفضل ۳۰ ستمبر ۱۹۴۷ء بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ۱۱ صفحہ ۸۲)

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے اپنے وعدہ کو جس اولوالعزمی اور استقلال کے ساتھ پورا کر کے دکھایا وہ تاریخِ مذاہب میں اپنی مثال آپ ہے۔ جماعت احمدیہ کا مرکز قادیان شدید ظلم و ستم کا نشانہ بنایا گیا۔ سکھوں نے پولیس اور ملٹری کی پشت پناہی اور ملی بھگت سے قادیان پر باقاعدہ حملہ کیا اور ہر ممکن کوشش کی کہ قادیان میں بسنے والے کسی نہ کسی طرح ڈر کر بھاگ جائیں۔ مگر حضرت مصلح موعودؓ کے فدائی ۱۹۴۷ء کے پرآشوب دور میں اسلام کا پرچم تھامے قادیان میں ڈٹے رہے اور آج بھی تبلیغِ اسلام کے لئے سربکف ہیں۔

شاہ ولی اللہ کی پیشگوئی

وہ دن دور نہیں جب ان مقدس درویشوں کی دینی سرگرمیوں سے ہندوستان کے دارالکفر میں وہ عظیم روحانی انقلاب برپا ہوگا کہ سارا ہندوستان پہلے سے کہیں زیادہ شدت کے ساتھ نبیٔ آخرالزمان خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و احسان کی تجلیوں سے بقعۂ نور بن جائے گا اور ہندو قوم فوج در فوج اسلام میں داخل ہوگی۔ اس سلسلے میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح نے بھی اپنی کتاب تفہیمات الٰہیہ میں پیشگوئی فرمائی ہے کہ:۔

(ترجمہ) اگر کسی وقت ہندوستان پر ہندوؤں کا عام غلبہ اور اقتدار ہو گیا تو خدا کی حکمت میں یہ واجب ہوگا کہ وہ ہندوؤں کے لیڈروں کو حلقہ بگوش اسلام ہونے کے لئے ویسے ہی الہام فرمائے جس طرح اس نے ترکوں کو الہام کیا تھا۔ (جلد ۱ صفحہ نمبر ۲۰۳ بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ۱۱ صفحہ ۸۴)

حضرت شاہ ولی اللہ رح کے بعد خود سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی ہندوؤں کے بکثرت مسلمان ہونے کی خوشخبری دی گئی تھی۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:۔

"مجھے یہ بھی صاف صاف لفظوں میں فرمایا گیا ہے کہ پھر ایک دفعہ ہندو مذہب کا اسلام کی طرف زور کے ساتھ رجوع ہوگا"

(اشتہار ۱۲؍مارچ ۱۸۹۷ء تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ ۱۲)

خدا وہ دن جلد لائے کہ ہم اپنی آنکھوں سے غلبۂ اسلام کا عالمگیر نظارہ اور دنیا بھر کے لوگوں کو نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر درود بھیجتا ہوا دیکھیں۔ آمین اللّٰھم آمین

مرتب: یوسف سہیل شوق ربوہ

"کوئی ایسی قوم جو اپنی گزشتہ تاریخی روایات سے واقف نہ ہو کبھی ترقی کی طرف قدم نہیں مار سکتی"۔
(حضرت مصلح موعودؓ)

درخواست دعا

خاکسار کے والد صاحب بزرگوارم محمد شفیع صاحب عباسی کافی عرصہ سے بیمار ہیں اور کمزوری حد سے زیادہ ہو چکی ہے۔ ان کی صحت کاملہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز خاکسار کو چند ایک ذہنی پریشانیاں ہیں۔ ان کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو دور کرے آمین

مظفر حسین عباسی انسپکٹر بیت المال
خیر پور ڈویژن سندھ

۲۹ رمضان المبارک تک سو فی صد بجٹ ادا کرنے والی مجالس انصار اللہ

۲۹ رمضان المبارک تک سو فی صد بجٹ ادا کرنے والی مندرجہ ذیل مجالس کی فہرست حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بغرض دعا پیش کی گئی۔ حضور نے دعا فرمائی اور اپنے دستِ مبارک سے "اللہ تعالیٰ احسن جزاء دے" تحریر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

نام اضلاع	مجالس
۱۔ ضلع فیصل آباد	چک ۲۹۵ گ۔ب بیریانوالہ، ۱۳۲ ر۔ب ساہو والہ، ۲۹۷ ج۔ب۔ ۳۶۹۔ ج۔ب جودھانگری، جڑانوالہ، ۲۸۷ ج۔ب پلاسور، ۳۱۲ ج۔ب کنھو والی، ۲۶۷۔ ج۔ب بخوند، ۹۴ ج۔ب، چک جھمرہ، ۲۷ ج۔ب کلاں، ۶۰ ج۔ب شہباز پور، ۳۳ ج۔ب، ۶۰ ر۔ب طھیم سنگھ والا، ۸۹ ج۔ب۔ رتن، ۲۷۶۔ ر۔ب گوکھووال، ۲۷۵ ر۔ب کرتارپور، ۶۲ گ۔ب شرقی، ۱۳۹ ر۔ب گھمی، ۹۶ ج۔ب پیر محل، ۵۲۸ گ۔ب مالوپور، ماموں کانجن، ۲۰۹۔ ر۔ب لودھی ننگل رجانہ۔ ۳۶ گ۔ب ۴۷ گ۔ب۔
۲۔ ضلع شیخوپورہ	بلڈکے، ۱۰/۹۳ خورد، ۲۹۲ رام پور، ۲۵ ر۔ب سٹھیالی خورد، واربرٹن، ۲۸۵ رنگو ننگل، سچا سودا، غازی اندرون۔
۳۔ ضلع قصور	بھائی پھیرو
۴۔ ضلع لاہور	ہڈیارہ، دارالذکر لاہور، لدھیکے نیویں۔
۵۔ ضلع جھنگ	پکا لنسوانہ، جھنگ شہر، ۱۰/۳ احمد پور سیال، گڑھ مہاراجہ موڑ
۶۔ ضلع سیالکوٹ	بھوپال والا، ملیانوالہ، بھاڈے والا، پیروچک، براڑہ ظفروال، مینو والی، کھیوڑکی ملیاں، پنڈی بھاگو، چونڈہ، بھروکے کلاں، نوشہرہ ککے زئیاں، کلاسوالا، جاکے ڈھینڈسہ، پسرور، گھٹیالیاں خورد، میانوالی سندھواں، سیاں ترسکہ، چھور، غوطہ فتح گڑھ، بلوتولہ، دولت پور، ساہو والہ۔
۷۔ ضلع گوجرانوالہ	حافظ آباد، کولوتارڑ، وزیرآباد، تولیکی، تلونڈی موسیٰ خان، دولو والی، پنڈی بھٹیاں۔
۸۔ ضلع سرگودھا	۸۸ جنوبی، ۹۸ شمالی، ۴۶ شمالی، مجوکہ، ۸۸ شمالی، بھابڑہ، بھلوال، ۹۷ شمالی، احمد آباد جنوبی، ۵۲ شمالی، ساہی وال، میانی، بھابان جاش خان والا، کھائی کلاں، ۸۲ جنوبی، کوٹھی نواب
۹۔ ضلع میانوالی	بھکر
۱۰۔ ضلع گجرات	چوکنانوالی، گھمسیٹر، دھوریہ، تھال، نصیرہ، کیرانوالہ، کالرہ کلاں، کلانوالہ، معین الدین پور، کلیانہ، کنجاہ، سوک کلاں، بارموسیٰ۔
۱۱۔ ضلع جہلم	دوالمیال، خانپور، بھون۔
۱۲۔ ضلع راولپنڈی	کہوٹہ
۱۳۔ ضلع اٹک	اٹک شہر
۱۴۔ صوبہ سرحد	پبی
۱۵۔ آزاد کشمیر	کوٹلی، نیومیرپور، دنیال تکیال، دولیاں جٹاں۔
۱۶۔ ضلع ملتان	۹۱-۸/۱۰-R، چاہ مہندی رتہ، چک ۵ روکھانہ۔
۱۷۔ ضلع وہاڑی	۱۶۳ ستاب گڑھ، ۵۴۹/E.B، ۱۹۰/E.B
۱۸۔ ضلع ساہیوال	چک ۹۳/12-L، میرک، بشیرپور، قبولہ ۹۰/12-L، منڈی ہیرا سنگھ
۱۹۔ ضلع مظفرگڑھ	خیرے والا، ۲۲۶/T.D.A، ۱۷۱/T.D.A، ۳۴۷/T.D.A، ۱۷۲/T.D.A
۲۰۔ ضلع ڈیرہ غازی خان	چاہ اسماعیل والا، بستی احمد پور، البشیر آباد، اللہ آباد
۲۱۔ ضلع رحیم یار خان	خانپور
۲۲۔ " بہاولپور	اوچ شریف
۲۳۔ " بہاول نگر	چک نمبر ۱۸۴/7-R، چشتیاں
۲۴۔ " بدین	ظفر آباد، لابینی نگر
۲۵۔ " حیدرآباد	گوٹھ گوندل، ظفرآباد، لوطکا
۲۶۔ " نواب شاہ	باندھی، چک ۳۱۲ دوڑ، گوٹھ مولوی عبدالسلام عمر، گوٹھ رسول بخش، گوٹھ شیر محمد۔
۲۷۔ " تھرپارکر	میرپورخاص شہر، احمد آباد، جیمس آباد، ۲۷۰-الف کاچیلو، ڈگری، نورنگر فارم، بھرو چھی، نفیس نگر
۲۸۔ " لاڑکانہ	کھنڈو
۲۹۔ " سکھر	شکارپور، پنو عاقل۔
۳۰۔ " دادو	دادو شہر۔

تقریری مقابلہ معیار خاص بموقع سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ سنہ ۱۹۷۹ء

امسال بھی سالانہ اجتماع کے موقع پر حسبِ سابق تقریری مقابلہ معیار خاص منعقد ہوگا جس میں مندرجہ ذیل اضلاع کو مقررہ عناوین پر تقریر کرنے کے لئے نمائندگی دی جارہی ہے۔ قائدین اضلاع سے درخواست ہے کہ اپنے ضلع سے مقررہ موضوع پر مقابلہ کروانے کے بعد ایک نمائندہ مقرر اور ایک متبادل مقرر کا نام ۱۰ اکتوبر تک مرکز میں بھجوادیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(نوٹ) تقریر کا وقت آٹھ سے دس منٹ ہوگا۔

ربوہ (ضلع جھنگ)	"قرآن جواہرات کی تھیلی ہے"
لاہور ڈویژن	ع وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے۔
ضلع کراچی	غلبۂ اسلام کی صدی اور ہماری ذمہ داریاں
ضلع راولپنڈی	اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔
علاقہ سرحد	قوموں کی اصلاح میں نوجوانوں کا کردار
علاقہ سندھ	حضرت مہدی علیہ السلام کا عظیم الشان مقام
ضلع فیصل آباد	خندہ روئی۔

(منتظم علمی مقابلہ جات سالانہ اجتماع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرارداد تعزیت

ہم جملہ عہدیداران وممبران احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور مکرم میجر نصر احمد صاحب کی المناک وفات پر اپنے گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہیں اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ ۳۰ جولائی کو لاہور ائیرپورٹ پر ایک فضائی حادثہ میں شدید زخمی ہوئے جس کے بعد تقریباً ایک ماہ تک کمبائنڈ ملٹری ہسپتال لاہور میں زیر علاج رہے۔ اس دوران بیماری کی تکلیف کو بڑے صبر اور جوانمردی سے برداشت کیا۔ آپ انتہائی ملنسار اور ہنس مکھ انسان تھے اور بہت سے اوصافِ حسنہ کے مالک تھے۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے اور ان کا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(سیکرٹری احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور)

قائدین مجالس! ہمارا سالانہ مرکزی اجتماع انشاء اللہ ۱۹، ۲۰، ۲۱ اکتوبر کو ہو رہا ہے۔ اس میں خدام و اطفال کی زیادہ سے زیادہ نمائندگی کے لئے کوشش فرمائیں! معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موصیان کرام توجہ فرماویں

تمام موصیان کرام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موصیان کے لئے زندگی میں جائداد کی تشخیص کروا کے اقساط ادا کرنے کے سلسلہ میں مجلس کارپرداز کی سفارش پر شوریٰ ۸۰ء تک جائداد کی جزوی تشخیص کروانے کی اجازت مرحمت فرما دی ہے۔ اب اس قاعدہ کے الفاظ شوریٰ ۸۰ء تک حسب ذیل ہوں گے۔ شوریٰ ۸۰ء میں پھر یہ معاملہ انشاء اللہ العزیز زیر غور آئے گا۔

قاعدہ کے الفاظ

"عام حالات میں وصیت کا نفاذ بعد وفات موصی ہوتا ہے اور ترکہ کی صورت میں ہی وصولی ہوتی ہے۔ لیکن جائداد کے حصہ کی قبل از تدفین فوری ادائیگی بعض اوقات مشکل ہوتی ہے۔ اس لئے جائداد والے احباب کی سہولت کے لئے روئیداد اجلاس اوّل منظور کردہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شق نمبر ۴، ۵ کی روشنی میں مندرجہ ذیل قاعدہ بنایا جاتا ہے۔

۱۔ موصی اپنی زندگی میں اپنی کل جائداد یا اس کے کسی حصہ کی حسب ضابطہ تشخیص کرا کے حصہ جائداد یکمشت یا ایک سال (بارہ مہینوں) میں باقساط ادا کر سکتا ہے۔

۲۔ ضروری ہوگا کہ تشخیص جائداد کی درخواست میں دفتری ریکارڈ کی خاطر موصی اپنی کل موجود الوقت جائداد منقولہ و غیر منقولہ کا تفصیلاً مع ان کی اندازاً قیمتوں کے ذکر کرے۔

۳۔ اگر جائداد کے کسی جزو کی تشخیص کروانی مطلوب ہو تو اس کو معین کرنا ضروری ہوگا۔ اور اس کی مشخصہ قیمت پر حصہ جائداد اگر ایک سال کے اندر ادا نہ ہوگا تو وہ تشخیص منسوخ متصور ہوگی سوائے اس کے کہ موصی انتہائی استثنائی حالات میں مجلس کارپرداز سے مناسب مہلت حاصل کرے۔

تشخیص کے منسوخ ہونے کی صورت میں جو رقوم اس سلسلہ میں ادا ہو چکی ہوں گی وہ موصی کے کھاتہ میں علی الحساب جمع رہیں گی۔"

(صدر مجلس کارپرداز ۔ ربوہ)

حقیقی انصار اللہ بننے کا طریق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز انصار اللہ کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"حقیقی انصار اللہ بننے کا طریق یہ ہے کہ ہم مشکلات اور مصائب اور ذہنی کلفتوں سے بے پرواہ ہو کر دین کی خدمت کریں ...... اس ایثار کو اپنی زندگیوں میں قائم رکھتے چلے جانا ہمارا اوّلین فرض ہے تاکہ خدا تعالیٰ کی نصرت جسے ہم بارش کی طرح برستے دیکھ رہے ہیں ہمیشہ ہمارے شامل حال رہے"

انصار بھائیوں کے لئے خدمت دین کی خاطر تحریک جدید کا میدان کھلا ہے۔ اپنے ہر ممکن تعاون سے اس کے مالی جہاد کو مضبوط تر کریں اور یہ جذبہ آئندہ نسل میں بھی پیدا کریں تاکہ ہم اپنی زندگیوں میں غلبہ اسلام کا سنہری دن دیکھ لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

امتحان کمیشن صدر انجمن احمدیہ ۱۹۷۹ء برائے کارکنان

درجہ اوّل و دوم

دفاتر صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں کارکنان درجہ اوّل و دوم (محررین) کی ضرورت ہے۔ صرف ایسے مخلص احمدی نوجوان درخواستیں بھجوائیں۔ جو دینی کاموں سے شغف اور خدمت دین کا شوق رکھتے ہوں۔ اور مستقل طور پر حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ کام کرنے کے خواہشمند ہوں۔ تعلیمی قابلیت کم از کم میٹرک پاس ہونی چاہیئے۔ ایسی درخواستیں ۲۰/۹/۷۹ تک ناظر دیوان کو موصول ہو جانی چاہئیں۔ درخواست میں مندرجہ ذیل کوائف درج کئے جائیں۔ نامکمل درخواستوں پر غور نہیں ہو سکے گا۔

۱۔ نام امیدوار مع ولدیت، مکمل پتہ۔
۲۔ تاریخ پیدائش
۳۔ تعلیمی قابلیت مع فوٹو سٹیٹ کاپی سند میٹرک۔
۴۔ سابقہ تجربہ۔
۵۔ صحت کے متعلق ڈاکٹری رپورٹ۔
۶۔ چال چلن، نیز دینی حالت کے متعلق امیر / پریذیڈنٹ / اور قائد خدام الاحمدیہ کی تصدیق۔
۷۔ شعائر اسلامی کے پابند ہوں۔
۸۔ دینی معلومات رکھتے ہوں۔

امیدواران کو تحریری امتحان دینا ہوگا۔ اور انٹرویو بھی ہوگا۔ امتحان میٹرک کے سٹینڈرڈ کا ہوگا۔ نیز دینی نصاب جو الفضل مورخہ ۲۹/۸/۷۹، ۲/۹/۷۹ وغیرہ میں شائع ہو چکا ہے۔ اس کے مطابق ہوگا۔ کامیاب ہونے والوں کی حسب ضرورت تقرری ہوگی۔ تقرری کی صورت میں گریجوایٹ امیدواران کو ۲۳۰-۱۲-۲۹۰-EB-۱۵-۴۷۰ کا گریڈ ملے گا اور میٹرک امیدوار کا گریڈ ۲۰۰-۱۰-۲۵۰-EB-۱۲-۳۹۴ ہوگا۔ مہنگائی الاؤنس دونوں گریڈوں کے ساتھ -/۳۵ روپے ماہوار اور دیگر مراعات حسب قواعد صدر انجمن ہوں گی۔

امیدواران امتحان کمیشن مورخہ ۲۳/۹/۷۹ بروز اتوار آٹھ بجے صبح دفتر نظارت دیوان میں پہنچ جائیں۔

۲۳/۹/۷۹ کو تحریری امتحان اور ۲۴/۹/۷۹ کو انٹرویو ہوگا۔

امیدواران کاغذ۔ قلم دوات ہمراہ لائیں۔ نظارت ہذا آمدورفت کے اخراجات کی ذمہ دار نہیں ہوگی۔

(ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ ۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کچھ عرصہ سے بیمار ہے اور مقامی سرکاری ہسپتال میں داخل رہا ہے۔ جہاں پر کافی علاج جاری رہا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کامل و عاجل عطا کرے۔ نیز خاکسار بعض ناگزیر وجوہات کی وجہ سے حیدر آباد سے ٹرانسفر کی کوشش کر رہا ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام و دیگر احباب سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ میری خواہشات کو پورا کرنے کے سامان پیدا کرے۔ آمین۔
(مرزا مظفر احمد ایم اے ایل ایل بی سابق قائد مجلس خدام الاحمدیہ گاڑی کھاتہ حیدر آباد سندھ)

۲۔ میری خوش دامن اہلیہ ملک الطاف الرحمٰن خانصاحب دستگیر کالونی فیڈرل بی ایریا کراچی عرصہ ایک ماہ سے شدید تکلیف کی وجہ سے علیل ہیں۔ احباب جماعت و بزرگان دین کی خدمت میں دردمندانہ درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کامل و عاجل صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین
(ملک سعید احمد فاروق مرچنٹ بدین سندھ)

ماہنامہ انصار اللہ کی خریداری قبول کر کے اس کی توسیع اشاعت میں حصہ لیجئے۔ سالانہ چندہ صرف -/۱۲ روپے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

قرآن کریم کا ہر ملک کی زبان میں ترجمہ

غلبۂ اسلام کی عظیم مہم میں قرآن کریم کو ہر ملک کی زبان میں ترجمہ کے ساتھ دنیا کے ہر حصہ میں پہنچانا ہمارا فرض ہے۔ اس کام کو وسعت دینے کے لئے "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کو مضبوط سے مضبوط تر بنائیے۔ اپنا قدم آگے بڑھائیے۔ اپنے وعدوں کی مرحلہ وار ادائیگی کرتے جائیے اور بقایا نہ ہونے دیجئے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ (۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر)

کھیلوں کا پروگرام

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۱۹۷۹ء کے موقع پر حسب سابق مندرجہ ذیل انفرادی اور اجتماعی کھیلیں ہوں گی جن میں فٹ بال۔ کبڈی۔ والی بال۔ رسہ کشی۔ دوڑیں۔ گولہ پھینکنا۔ تھالی پھینکنا۔ نیزہ پھینکنا۔ نشانہ غلیل۔ لمبی چھلانگ۔ اونچی چھلانگ۔ کلائی پکڑنا اور وزن اٹھانا وغیرہ شامل ہیں۔

اجتماعی کھیلوں میں سات ٹیموں کی شمولیت ہوگی۔ ان کی تیاری اور انتظام کے لئے مندرجہ ذیل قائدین کو ٹیموں کا انچارج مقرر کیا گیا ہے۔ ان کو ابھی سے ٹیموں کی تیاری کا کام شروع کر دینا چاہیئے۔ نیز متعلقہ اضلاع کے قائدین اور کھلاڑی خدام ابھی سے اپنے انچارج صاحب سے رابطہ قائم فرمائیں تاکہ ٹیموں کی تیاری اور اجتماع میں بروقت شمولیت کے سلسلہ میں سہولت رہے۔

۱۔ لاہور ڈویژن	محترم قائد صاحب ضلع شیخوپورہ
۲۔ سرگودھا ڈویژن	" قائد صاحب ضلع سرگودھا
۳۔ ملتان وبہاولپور ڈویژن	" قائد صاحب ضلع ملتان
۴۔ خیرپور وحیدرآباد ڈویژن	" قائد صاحب ضلع حیدرآباد
۵۔ صوبہ سرحد و آزاد کشمیر و راولپنڈی ڈویژن	" قائد صاحب ضلع راولپنڈی
۶۔ کوئٹہ و کراچی ڈویژن	" قائد صاحب ضلع کراچی
۷۔ ربوہ	" مہتمم صاحب مقامی

(مہتمم صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مجلس انصار اللہ کا امتحان سہ ماہی سوم برائے ۱۹۷۹ء

تاریخ امتحان :- ۲۱ر تبوک ۱۳۵۸ھش / ستمبر ۱۹۷۹ء

نصاب :- (۱) ترجمہ پارہ ۲ ربع اوّل

(۲) فتح اسلام

(۳) نصاب بنیادی معلومات ص ۸۱ تا ص ۱۱۹

کتاب فتح اسلام الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ سے دو روپیہ میں مل سکتی ہے۔ بنیادی نصاب دفتر سے تین روپے میں حاصل کریں۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ماہ بماہ چندوں کی ادائیگی کی تاکید

متواتر ماہ بماہ چندوں کی ادائیگی کی تاکید فرماتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"آئے دن صدہا آدمی بیعت کر کے چلے جاتے ہیں لیکن دریافت کرنے پر بہت ہی کم تعداد ایسے اشخاص کی ہے جو متواتر ماہ بماہ چندہ دیتے ہیں۔ ...... پس تم میں سے ہر ایک کو جو حاضر یا غائب ہے تاکید کرتا ہوں کہ اپنے بھائیوں کو چندہ سے باخبر کرو اور ہر ایک کمزور بھائی کو بھی چندہ میں شامل کرو۔ یہ موقعہ ہاتھ نہیں آئے گا۔ کیسا زمانہ برکت کا ہے۔"

صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندہ جات۔ چندہ عام، حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرما کر ممنون فرمائیں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

تعمیر مہمان خانہ جلسہ سالانہ

مہمان خانہ جلسہ سالانہ کی تعمیر جاری ہے اور جلسہ سالانہ سے قبل اسے مکمل کرنے کے لئے رقم کی ضرورت ہے۔ احباب اور متعلقہ جماعتوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے عطایا جلد از جلد مرکز میں بھجوا کر ممنون فرمائیں تاکہ تعمیر کا کام جاری رکھا جا سکے۔ تمام رقوم افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام امانت مہمان خانہ جلسہ سالانہ کھاتہ $\frac{۶۸۸۵}{۱۰۴-۱۴۷}$ میں جمع کرنے کے لئے بھجوائی جائیں۔

(افسر جلسہ سالانہ)

احمدی والدین کی مدد کے لئے

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ننھے احمدی بچوں کی دینی تعلیم و تربیت کے لئے اللہ تعالیٰ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اسلام۔ قرآن مجید سے متعلق "پیارے اسلام کی پیاری باتیں" کے نام سے ایک چھوٹی سی کتاب شائع کی ہے۔ جو احمدی بچوں کی ابتدائی دینی تعلیم کے لئے احمدی والدین کی ممد و معاون ہے۔ خرید کر استفادہ فرمائیں۔ قیمت صرف دو روپے فی کاپی۔

(مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

صنعتی نمائش سالانہ اجتماع

گزشتہ سالانہ اجتماع کی طرح امسال بھی خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر صنعتی نمائش لگائی جائے گی۔ قائدین سے گزارش ہے کہ اس کی ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ اور خدام کے ہاتھ کی مصنوعات اس نمائش میں پیش کریں۔

اوّل، دوم اور سوم آنے والی مجالس کو انعامات دیئے جائیں گے۔

مہتمم صنعت و تجارت

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ربوہ اور بیرونِ ربوہ میں سکنی اور زرعی جائیداد کی خرید و فروخت کا سب سے پہلا اور قابلِ اعتماد ادارہ

احمد اسٹیس انسٹیٹیوٹ مارکیٹ ربوہ (رجسٹرڈ) - فون ۵۳۵